ماہنامہ لاہور
نعت
۳۱
بیانِ نعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 17 واں سال

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 17 — نومبر 2004 — شمارہ 11

بیانِ نعت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: شہناز کوثر — اظہر محمود

منیجر: راجا اختر محمود

ڈاکٹر سید ریاض حسین گیلانی ایڈووکیٹ
سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل آف پاکستان

پبلشر
راجا رشید محمود
صدر
ایوان نعت رجسٹرڈ

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (سالانہ)
بیرون ملک 100 ڈالر

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر نعیم پرنٹرز لاہور

کمپیوٹر کمپوزنگ: مدنی گرافکس فون: 7230001

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

اظہر منزل نیچوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

بیانِ نعت

راجا رشید محمود

فصول

نعت

سوئے جنّت مدحِ پیغمبر ﷺ کے خوگر جائیں گے
اور ہوں گے جو قیامِ حشر سے ڈر جائیں گے

ساتھ اپنے، معصیت کاروں کو لے کر جائیں گے
سوئے فردوسِ بریں جس وقت سرور ﷺ جائیں گے

جب بُلاوے کی خبر لائی نسیمِ جاں فزا
اڑ کے شہرِ مصطفیٰ ﷺ کو مجھ سے بے پر جائیں گے

جب درودِ مصطفیٰ ﷺ لب پر نہ ہو گا آپ کے
کیوں سوالاتِ لحد سے آپ بچ کر جائیں گے

کوئی خالی ان کے در سے آج تک لوٹا نہیں
مادحانِ مصطفیٰ ﷺ کے سارے گھر بھر جائیں گے

پیاس بھی ان کو نہ ہو گی پر محبِ سرکار ﷺ کے
''العطش'' کہتے ہوئے تا حوضِ کوثر جائیں گے

جس جگہ ہوں گے نبی ﷺ کی دید سے ہم فیض یاب
پھر نہیں اٹھیں گے اُس جا سے، وہیں مر جائیں گے

جب ہوئی ہم پر نگاہِ رحمت آثارِ نبی ﷺ
جائیں گے محمودؔ ہم طیبہ، اور اکثر جائیں گے

☆☆☆☆☆

نعت

وہاں کی بھی ہے نبی ﷺ کو خبر یہاں کی بھی
کبھی کبھی تو انھوں نے کوئی بیاں کی بھی

سکوں بشر کو ملا ہے تو شہرِ سرور ﷺ میں
اگرچہ سیر تو کی اُس نے ہفت خواں کی بھی

اُسے دیارِ پیمبر ﷺ کی سمت موڑ دیا
اُمید جاگی مرے قلب میں جہاں کی بھی

حضور ﷺ نور بھی ہیں رب کے، اور بشر بھی ہیں
یہی تو بات ہے دراصل درمیاں کی بھی

وہ زیرِ گنبدِ اُخضر ہماری سنتے ہیں
خبر حضور ﷺ کو رہتی ہے آسماں کی بھی

قدم حضور ﷺ کے اسرا میں اس پر آنے تھے
کہ جاگنی تھی یوں تقدیر کہکشاں کی بھی

خبر جو حدّت مہرِ نشور کی پائی
نوید صَلِّ علیٰ کے ہے سائباں کی بھی

حضور ﷺ لوگ نہ ذلت کے قعر سے نکلے
بہت کچھ اپنی سی تو زیرِ آسماں کی بھی

بقیعِ پاک میں تدفین کی کرو خواہش
تمنّا ہو جو تمھیں عمرِ جاوداں کی بھی

درود پڑھتے ہیں محمودؔ ہم عقیدت سے
یہی ہے میری بھی عادت تو خانداں کی بھی

☆☆☆☆☆

نعت

رہا کبھی نہیں واقفِ اَلَم کا مَیں یا رب
رکہ تھا نعوت میں عادی نہ کم کا مَیں یا رب
کریم تُو ہے اور تیرے حبیبِ اکرم ﷺ بھی
ثنا طراز نہ کیوں ہُوں کرم کا میں یا رب
دعا جو کی ہے تو ہر بار میں نے طیبہ کی
کبھی ہُوا بھی ہوں طالب رارم کا میں یا رب!
جو میں نے تیرے پیمبر ﷺ کی بات مانی ہے
ہُوا ہوں مستحق فیضِ اَتَم کا میں یا رب
محبت "اَلبَلَد" کی مجھ کو ہے تو وافر ہے
اثر پزیر ہوں تیری قسم کا میں یا رب
اجیر میرا قلم ہے مرے پیمبر ﷺ کا
اجیر کیوں نہ ہُوں اپنے قلم کا میں یا رب
غلام حضرتِ خیرُ البشر ﷺ نہ کیوں ہوتا
کہ ایک فرد ہوں خیرُ الامم کا مَیں یا رب

کوئی نہ مجھ سے یہ اعزاز چھین سکتا ہے
نبی ﷺ کا وصف گو ہوں دم بہ دم کا میں یا رب
ہے دفنِ طیبہ کی خواہش کہ ہُوں تمنائی
نہ جلبِ جاہ و شکوہ و حشم کا میں یا رب
مجھے نبی ﷺ کے دیارِ سکون میں لے چل
کہ میہمان ہوں اب کوئی دم کا میں یا رب
مرے قریب تو آنے نہ دے گا ظلمت کو
جو نعت گو ہوا نورِ قدم کا مَیں یا رب

☆☆☆☆☆

نعت

اتنا تو ہونا چاہیے ہم کو شعور بھی
قرآن سے لیں نعتِ نبی ﷺ کا سُرور بھی

ہوتے ہیں لطف یاب رسالت کے فیض سے
جِنّ و مَلک بھی، اِنس و وحوش و طیور بھی

جب تک دیارِ سرورِ عالم ﷺ سے دور تھا
تھی روح بے قرار تو دل ناصبور بھی

کیسا یہ اشتراکِ عمل ہے، زہے نصیب
میں بھی درود خواں ہوں تو ربِّ غفور بھی

قرآن سے تو میں یہی سمجھا ہوں دوستو
سرکار ﷺ ہیں بشر بھی، ولیکن ہیں نور بھی

آقا ﷺ کرم سے کرتے ہیں نزدیک تر اسے
شہرِ رسولِ پاک ﷺ وگرنہ ہے دور بھی

مجموعہ ایک ایسا ہے میرا بفضلِ رب
ہر شعر میں ہے حمد بھی، نعتِ حضور ﷺ بھی

دیدِ نبی ﷺ میں ہم رہے مصروف خواب میں
اپنا سا شور کرتا رہا گرچہ صُور بھی

رتبہ ربیعُ الاوّلِ ہجری کا ہے بڑا
اِس ماہ میں ہُوا جو نبی ﷺ کا ظہور بھی

نعتیں کہی ہیں میں نے بہت عاجزی کے ساتھ
لیکن کسی قدر تو ہے اِس پر غرور بھی

محمودؔ کے یہاں پہ بھی ناصر ہیں مصطفیٰ ﷺ
فرمائیں گے مدد وہی یومُ النشور بھی

☆☆☆☆☆

نعت

ہوتی ہیں تیز دیکھ کر طیبہ بصارتیں
پاتا ہے جس سے جذبۂ ایماں حرارتیں

دیکھے ہیں دم کشیدہ وہاں پر بڑے بڑے
سرور ﷺ کے در پہ ہوتی نہیں ہیں جسارتیں

کام آئیں گی بروزِ قیامت بفضلِ حق
فردِ عمل میں نعتِ نبی ﷺ کی عبارتیں

میثاقِ انبیاءؑ کا یہ نکتہ تھا مرکزی
دینی ہی تھیں انھوں نے نبی ﷺ کی بشارتیں

ممدوح اور حبیب ہیں رب کے رسولِ پاک ﷺ
ایمان کی اسی پہ کھڑی ہیں عمارتیں

بچتے ہیں ہم جوان سے تو سرکار ﷺ کے طفیل
ابلیس کی تو بند نہیں ہیں شرارتیں

تحقیقِ نعت و سیرتِ اطہر میں جو بھی ہیں
سرکار ﷺ کے کرم سے ہیں ساری مہارتیں

کم اور لوگوں کے ہوئی ہوں گی نصیب میں
شہرِ نبی ﷺ میں ہم نے جو کی ہیں زیارتیں

☆☆☆☆☆

نعت

نکلیں یہ معراج میں گنجائشیں
عرش و کرسی کی ہوئیں زیبائشیں

آمدِ سرور ﷺ ہے احسانِ خدا
کیوں نہ ہوں مولود پر آرائشیں

نور پھیلایا مرے سرکار ﷺ نے
دور کیں ظلمت کی سب آلائشیں

شاغلِ نعت و درودِ پاک ہوں
یہ مرے جذبوں کی ہیں افزائشیں

دل کی فرمائش پہ لکھتا ہوں کلام
دوست کوئی مت کرے فرمائشیں

راز ہے ربّ و نبی ﷺ کے درمیاں
کون اِسرا کی کرے پیمائشیں

غیرِ پیغمبر ﷺ کی مدحت کا خیال
اپنے ہاں اِس کی نہیں گنجائشیں

☆☆☆☆☆

نعت

جو پیمبر ﷺ کا حقیقت آشنا ہوتا نہیں
اُس سے کوئی بھی تعلق دین کا ہوتا نہیں

وردِ اسمِ مصطفیٰ ﷺ میں جس کو ملتی ہے خوشی
وہ کسی رنج و الم میں مبتلا ہوتا نہیں

کیوں نہ ہوں رب کے یہاں میری دعائیں مستجاب
کیا مِرے اوراد میں "صَلِّ عَلٰی" ہوتا نہیں

جو پہنچ جائے نہ دربارِ رسولِ پاک ﷺ تک
بارگاہِ ربِّ عالَم تک رسا ہوتا نہیں

یاد جو کرتا نہیں صبح و مسا سرکار ﷺ کو
اُس کا حل دنیا میں کوئی مسئلہ ہوتا نہیں

اُس پہ لطفِ کبریا ہونے کی گنجائش کہاں
جس کی جانب مصطفیٰ ﷺ کا اِعتنا ہوتا نہیں

سامنا کیونکر مِرا دوزخ کا ہو گا حشر میں
قبر میں سرکار ﷺ کا کیا سامنا ہوتا نہیں

جب گنہگار آقا و مولا ﷺ کے ہیں تو خوف کیا
کیا مِرے آقا ﷺ کا ہر وعدہ وفا ہوتا نہیں

مدحتِ آقا ﷺ تو اک ہدیہ ہے ممنونین کا
اُن کے احسانات کا تو حق ادا ہوتا نہیں

رہنمائی جو نہ لیتا ہو رسول اللہ ﷺ سے
وہ کوئی بھی ہو، ہمارا رہنما ہوتا نہیں

گھیر لیتی ہیں بلائیں دہر کی اُس شخص کو
جیب میں جس کے نبی ﷺ کا نقشِ پا ہوتا نہیں

مصطفیٰ ﷺ اپنے خزائن سے ہمیں دیتے ہیں یوں
اور کسی بندے سے ہم کو مانگنا ہوتا نہیں

ڈالتا ہوں جب نظر اوقات پر اپنی رشیدؔ
جالیوں کو چُومنے کا حوصلہ ہوتا نہیں

☆☆☆☆☆

نعت

خراب آبادِ دل کو پل میں وہ آباد کرتے ہیں
جو بندے اِنعقادِ محفلِ میلاد کرتے ہیں

یہ اَلطاف و عنایاتِ پیمبر ﷺ کا کرشمہ ہے
گنہگاروں کی خاطر وہ کرم ایجاد کرتے ہیں

بھُلا دیتے ہیں ہم سارے ستم ہائے زمانہ کو
جُونہی ہم رحمتِ محبوبِ حق ﷺ کو یاد کرتے ہیں

مسرّت اُن کے استقبال کو فی الفور آتی ہے
جو بندے رنج وغم میں آپ ﷺ سے فریاد کرتے ہیں

میں پکڑا جاؤں گا اعمال کے باعث جو محشر میں
یہ سب دیکھیں گے، کیسے وہ ﷺ مری امداد کرتے ہیں

ذرا سی جو کمی کرتے ہیں توقیرِ پیمبر ﷺ میں
وہ اپنے ہاتھوں اپنی نیکیاں برباد کرتے ہیں

ہمیں گھیرے میں لے لیتی ہے جب بدقسمتی اپنی
اَغثنی کہہ کے ہم آقا ﷺ سے استمداد کرتے ہیں

کبھی دلگیر ان کا نام لیوا رہ نہیں سکتا
ہر اک ناشاد کو فضلِ خدا سے شاد کرتے ہیں

علَم جو حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ کا اٹھاتے ہیں
وفورِ عشق میں وہ ''ہرچہ بادا باد'' کرتے ہیں

گزارش میں جو کرتا ہوں مدینے میں پہنچنے کی
کہاں معروضۂ احقر کا استرداد کرتے ہیں

وہی محمودؔ فرمانِ خدائے پاک ہوتا ہے
زباں سے جو بھی کچھ محبوبِ رب ﷺ ارشاد کرتے ہیں

☆☆☆☆☆

نعت

دلِ برباد کو آباد کیا کرتے ہیں
اپنے سرکار ﷺ کو جو یاد کیا کرتے ہیں

اتنے خوش ہوتے ہیں آقا ﷺ مری ہر کاوش پر
مجھ کو لگتا ہے کہ وہ صاد کیا کرتے ہیں

جن پہ جس وقت ستم ڈھاتے ہیں دنیا والے
اپنے آقا ﷺ سے وہ فریاد کیا کرتے ہیں

جب بھی ہوتا ہوں گرفتار کسی مشکل میں
میرے آقا ﷺ مری امداد کیا کرتے ہیں

وہ جو توقیرِ پیمبر ﷺ میں کمی کرتے ہیں
نیکیاں جتنی ہیں، برباد کیا کرتے ہیں

رنج کرتے ہیں جو محبوس و مقیّد مجھ کو
میرے آقا ﷺ مجھے آزاد کیا کرتے ہیں

اس کو فرمانِ خداوند سمجھنا یارو!
رب کے محبوب ﷺ جو ارشاد کیا کرتے ہیں

نعت محمودؔ سبھی کہتے ہیں لیکن اس میں
اک نئی طرز ہم ایجاد کیا کرتے ہیں

☆☆☆☆☆

نعت

کیا رونقِ حیات مدینے کے ہجر میں
ہُوں وقفِ حادثات مدینے کے ہجر میں

کی جب بھی کوئی بات مدینے کے ہجر میں
گم ہو گئے نکات مدینے کے ہجر میں

لاتے رہے عجیب طرح کے توہّمات
میرے تصوّرات مدینے کے ہجر میں

کیا طبع کی موزونیت، کیا فکر، کیا خیال
کیسے قلم دوات مدینے کے ہجر میں

چاہوں بھی تو بیان کہاں کر سکوں گا میں
احوالِ مشکلات مدینے کے ہجر میں

کھانے کو دوڑتے ہیں مناظر نظر فریب
دشمن ہے کائنات مدینے کے ہجر میں

رو رو کے دن گزارا ہے محمودؔ بے طرح
آنکھوں میں کاٹی رات مدینے کے ہجر میں

☆☆☆☆☆

نعت

شہرِ طیبہ کے سوا ایمان کا حاصل کہاں
اور دنیا میں کہیں جائیں، سکونِ دل کہاں

جو نبی ﷺ کے نام سے ہر کام کرتا ہو شروع
اس کو کوئی دکھ، کوئی الجھن، کوئی مشکل کہاں

موقعِ قربت میں ہو محجوبیت کا ذکر کیا
بات "اَوْ اَدْنٰی" کی ہو تو پردہ حائل کہاں

ہے تعلّق اس کا کیفیّاتِ مجبوری کے ساتھ
ہو جونہی طیبہ رسائی، اضطرابِ دل کہاں

ہم کہاں جائیں، اگر آقا ﷺ کے در کو چھوڑ دیں
اور دنیا میں کوئی مُعطی کہاں، باذل کہاں

جس نے راہِ شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہی نہ لی
اُس مسافر کے مقدّر میں کوئی منزل کہاں

حال جس کا طاعتِ سرور ﷺ سے دوری میں کٹا
روشن ایسے فردِ بدقسمت کا مستقبل کہاں

ناگوارِ خاطرِ آقا ﷺ ہے مشکل قوم کی
یوں تو ہم سے لوگ اس اِکرام کے قابل کہاں

مادحانِ مصطفیٰ ﷺ میں میرا بھی نام آگیا
لے کے پہنچا مجھ کو میرا جذبۂ کامل کہاں

دوریوں کو قربتوں میں دیکھا ضم ہوتے ہوئے
باذلِ آقا ﷺ سا کہاں، محمود سا سائل کہاں

☆☆☆☆☆

نعت

آخر کو بارور ہُوا قصدِ سفر مرا
یہ در مرے نبی ﷺ کا ہے اور یہ ہے سر مرا

فریاد مصطفیٰ ﷺ کے علاوہ کسی سے کیوں
ہے اور کون اُن کے سوا چارہ گر مرا

میں نے نوشتہ لوحِ مقدر کا پڑھ لیا
ہر کام ہو گا آپ ﷺ کی دہلیز پر مرا

رُخ آخری سفر کا بھی ہو گا اسی طرف
ہوتا ہے سمتِ طیبہ کو جب ہر سفر مرا

یہ ہے کہ موت آئے مجھے ان ﷺ کے شہر میں
معروضہ پیش اُن کے ہے یہ مختصر مرا

میں کیفیتِ شکرِ خدا میں نہ کیوں رہوں
ہے عاملِ درودِ نبی ﷺ سارا گھر مرا

تسکینِ دل و نگاہ کی محمودؔ اس سے ہے
شہرِ نبی ﷺ ہے مطمحِ قلب و نظر مرا

☆☆☆☆☆

نعت

گل دکھلائے دید کی خواہش دلِ بے تاب میں
عکسِ طیبہ جھلملائے دیدۂ پُر آب میں

طٰہٰ و یٰسٓ و مُزّمِّل ہو یا وَالشَّمس ہو
اک سلیقہ سا نظر آتا ہے ان القاب میں

وردِ اسمِ پاکِ سرور ﷺ ہی نکالے گا اسے
کشتیٔ قسمت کہیں جو آ گئی گرداب میں

اٹھ گئی جس دن سے انگشتِ نبی ﷺ اس کی طرف
روشنی اس دن سے پیدا ہو گئی مہتاب میں

ہر ورق پر پاؤ گے لکھا ہوا نامِ اویسؓ
جتنا ڈھونڈو گے کتابِ عشق کے ابواب میں

وہ یہ سمجھے جاگتے میں اس نے پائی یہ خوشی
جس کو آجائیں نظر سرکارِ والا ﷺ خواب میں

ہو عطا عُشرِ عشیر اس کا ہمیں بھی یا خدا!
جو محبت تھی رسولِ پاک ﷺ کے اصحابؓ میں

یاد کیا محمودؔ آئی ہے نبی ﷺ کے شہر کی
میں اکیلا ہو گیا ہوں مجمعِ احباب میں

☆☆☆☆☆

نعت

کہتا ہوں کب خُدایا! مجھے پارسائی دے
اپنے حبیب پاک ﷺ کی مدحت سرائی دے

قسمت مجھے جو دے تو یوں حق آشنائی دے
غیرِ رسولِ پاک ﷺ سے بے اعتنائی دے

اس کو خدا درودِ نبی ﷺ پر لگائے گا
جس خوش نصیب فرد کو وہ ہم نوائی دے

لگتا ہے دیدہ زیب جو راتوں کو ماہتاب
لیلِ مدینہ ہے جو اسے نُور زائی دے

خالق! وہ شاعر اور مَیں ہُوں ناعتِ نبی ﷺ
مجھ کو تُو عاجزی دے، اسے خُود ستائی دے

وہ پیرویٔ سرورِ کونین ﷺ ہی تو ہے
جو ہم کو دار و گیر کے ڈر سے رہائی دے

رب کے نبی ﷺ کی نعت رہے مرکزی خیال
چاہے تجھے وہ جیسی بھی رنگیں نوائی دے

کملی میں یوں چھپے کہ بچے اپنے حشر سے
عاصی ملائکہ کو کچھ ایسے جھکائی دے

شامل نہیں درود جو اوراد میں ترے
پیشِ خدا تُو اپنے عمل کی صفائی دے

جو سوچتا ہے مدحِ رسولِ کریم ﷺ میں
سب اہلِ فکر میں اسے خالق بڑائی دے

تجھ کو خدا جو حُسنِ سماعت عطا کرے
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

جس کی نگاہ اُسوۂ کامل پہ ہو، اُسے
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

ترویج نعت کے لیے کچھ کر گزرنا سیکھ
محمودؔ کبریا اگر تجھ کو بھلائی دے

☆☆☆☆☆

نعت

جو شخص دل سے نامِ نبی ﷺ کی دُہائی دے
قیدِ گُنہ سے رب نہ اُسے کیوں رہائی دے

اُس کا نبی ﷺ کے ہاں ہے اک کھاتا کُھلا ہُوا
عاصی کو چاہے جتنی بھی کوئی بُرائی دے

اس کی بچت ہو پاؤں جو پکڑے حضور ﷺ کے
نکتہ بروزِ حشر یہ جس کو سُجھائی دے

طیبہ میں دیکھ اہلِ محبّت کے جمگھٹے
منظر تجھے عجب یہ وہیں پر دکھائی دے

لکھوں بھی یہ جو پڑھتا رہوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ
ایسی مجھے خدایا! لکھائی پڑھائی دے

جو ہے مریضِ دُوریٔ شہرِ حضورِ پاک ﷺ
اس کو طبیب جتنی بھی چاہے دوائی دے

معراج میں بھی تیری اکائی تھی برقرار
اب اُمّتِ نبی ﷺ کو بھی یارب! اکائی دے

مجھ پہ کرم خدا یُونہی کرتا رہے سدا
ہر سال مجھ کو شہرِ نبی ﷺ تک رسائی دے

تا عمر وہ لگا رہے نعتِ رسول ﷺ میں
جس شخص کو مشیّتِ رب رہنمائی دے

محمودؔ پر ہو لطف خدایا! طفیلِ نعت
کچھ راستی و عاجزی کچھ بے ریائی دے

☆☆☆☆☆

نعت

جس کو کلامِ ربِّ مُمَجَّد سنائی دے
ہر وقت اس کو مدحتِ احمد ﷺ سنائی دے

جس میں ترے حبیب ﷺ کا ہو ذکر یا خدا!
مجھ کو تو بس وہ نغمۂ سرمد سنائی دے

یؔ تک اَلِف سے مدحِ نبی ﷺ کے حروف ہیں
ایسا ہی درسِ ضظغ و ابجد سنائی دے

قاسم ہیں ہر عطائے خدا کے حضورِ پاک ﷺ
کیوں سائلِ نبی ﷺ کو ''ندارد'' سنائی دے

ایسا کرم ہے مجھ پہ رسولِ کریم ﷺ کا
مجھ کو نہ کوئی لفظِ خوشامد سنائی دے

اَنفاس کی ہے آمد و شُد اس لیے عزیز
''ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے''

محمودؔ کہہ رہے ہیں فرشتے جو نعت میں
مجھ کو وہ نغمہ باید و شاید سنائی دے

☆☆☆☆☆

نعت

جس جس کو بھی کلامِ محمد ﷺ سنائی دے
گویا اسے نظامِ محمد ﷺ سنائی دے

پیشِ نبی ﷺ جو پیش کرے تُو درودِ پاک
تجھ کو وہیں سلامِ محمد ﷺ سنائی دے

معیار جو حیات کا پوچھے کوئی' اسے
تذکارِ صبح و شامِ محمد ﷺ سنائی دے

دنیا میں ایک شخص بھی ایسا نہیں' جسے
اک حرفِ انتقامِ محمد ﷺ سنائی دے

تو کان تو کلامِ خدا پر لگا' تجھے
ہر حرفِ احترامِ محمد ﷺ سنائی دے

لاسلکی' دل کے کان ہے جو سن سکے' اسے
''ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے''

اس کے لبوں پہ جاری درودِ حضور ﷺ ہو
محمودؔ کو جو نامِ محمد ﷺ سنائی دے

☆☆☆☆☆

نعت

کی مرے مالک نے سرور ﷺ سے محبت اس طرح
وحدت و کثرت کی کھولی ہے حقیقت اس طرح

روزمرہ سمجھو حمد و نعت کے اشغال کو
پا سکو گے تم بھی تسکینِ طبیعت اس طرح

اَفصحِ عالَم کوئی اُن کے سوا ممکن نہیں
مصطفیٰ ﷺ کی ہے فصاحت اور بلاغت اس طرح

کافروں کو بھی سوا تسلیم کے چارہ نہ تھا
ہو گئی ضرب المثل ان ﷺ کی صداقت اس طرح

تا قیامت اس سے جو بھٹکا نہ رستہ پائے گا
عام کی سرکار ﷺ نے راہِ ہدایت اس طرح

فرض گویا لَمْ یَزَلْ نے ان پہ کی میثاق میں
انبیاءؑ نے دی محمد ﷺ کی بشارت اس طرح

کھولیں میزاں پر فرشتے میری نعتوں کا حساب
آئے میرے واسطے روزِ قیامت اس طرح

حشر میں دستِ شفاعت پشت پہ رکھا گیا
رنگ لے آیا مرا اشکِ ندامت اس طرح

شعر ہر اک نعت میں مَیں نے کہا ...... اللہ نے
طبع کی موزونیت کی ہے ودیعت اس طرح

میں نے سیرت میں نکالے ہیں کئی گوشے نئے
مجھ پہ فرمائی ہے سرور ﷺ نے عنایت اس طرح

یہ صلوٰۃِ مصطفیٰ ﷺ میں دائماً مشغول ہو
ہو عطا محمودؔ کو ذوقِ عبادت اس طرح

☆☆☆☆☆

نعت

ہجرِ طائف میں چھڑا قصّہ دلِ رنجور کا
تھا حوالہ حرف اک محمودِ بے مقدور کا

حیثیت بخشی غریبوں کو مرے سرکار ﷺ نے
وقر بے کس کو ملا، رتبہ بڑھا مزدور کا

خادمِ خدامِ محبوبِ خدا ﷺ کے سامنے
صفر سے بڑھ کر نہیں ہے مرتبہ فغفور کا

تھی عقیدت کی طلب، حسنِ ارادت کی تڑپ
چاہنا شہرِ پیمبر ﷺ کو دلِ مہجور کا

اس پہ چلنا ہے فلاح و فوزِ انساں کا سبب
نامِ قرآنِ مبیں ہے آپ ﷺ کے دستور کا

مومنِ کامل وہی ہے، حق اسی کے ساتھ ہے
جو معاند شرک کا ہو، اور کذب و زور کا

ذہن پر اسرا کی شب کی بات ضوافگن ہوئی
جب کبھی قصّہ مرے ہونٹوں پہ آیا طور کا

نور جس سے کوکب و شمس و قمر روشن ہوئے
آئنہ ہے مصطفیٰ ﷺ کے چہرۂ پُر نور کا

بُعد جنّت سے مرا ہو گا تو ہو گا اس قدر
گنبدِ سرور ﷺ سے جتنا ہے منارِ نور کا

مصطفیٰ ﷺ کی اک نگاہِ لطف سے عنقا ہوا
جتنا بھی اندوہ تھا غمگین کا، رنجور کا

نام لیوا مصطفیٰ ﷺ کا، سب کو ہونا چاہیے
باسی قُربِ شہرِ طیبہ کا ہو، یا ہو دور کا

میں اسے محمود کیونکر مانتا گردانتا
فرق جو ہے نعت میں منظوم کا، منثور کا

☆☆☆☆☆

نعت

ہے جو عکسِ مسجدِ سرور ﷺ نظر میں ان دنوں
مَیں ہوں اُلطافِ پیمبر ﷺ کے اثر میں ان دنوں

میرے آقا رحمتِ کونین ﷺ ہی کے دم سے ہیں
حکمتیں جتنی بھی ہیں علم و خبر میں ان دنوں

نورِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ثنا ہونٹوں پہ ہے
روشنی سی ہے مرے قلب و نظر میں ان دنوں

جا پہنچتا ہوں تصوّر میں دیارِ نور تک
دیکھتا ہوں عکسِ طیبہ کو جو گھر میں ان دنوں

سُود ہے، دانائی ہے مدحِ نبی ﷺ کے شغل میں
کیوں کوئی سودا سمائے میرے سر میں ان دنوں

جب چلوں لاہور سے، طیبہ کی جانب کو چلوں
ہے فقط یہ بات مقصودِ سفر میں ان دنوں

شہرِ خالق میں ہوں اور لب پر ہے ذکرِ مصطفیٰ ﷺ
ایسا لگتا ہے کہ ہوں طیبہ نگر میں ان دنوں

دیکھتا ہوں روز روضہ سرورِ کونین ﷺ کا
یوں ہے ہر شے میرے اعجازِ نظر میں ان دنوں

میں نے یہ جانا کہ انگشتِ نبی ﷺ کا فیض ہے
روشنی جتنی نظر آئی قمر میں ان دنوں

جب ہوئی مصروفیت کی بات تو میں نے کہا
میں ہوں شاغل مدحِ شاہِ بحر و بر ﷺ میں ان دنوں

چھ مہینے مَیں مدینے میں گزار آیا جو ہوں
شاد ہوں اس زندگیٔ مختصر میں ان دنوں

رات دن محمودؔ جاری ہے درودِ مصطفیٰ ﷺ
خوشبوؤں کی اس طرح آمد ہے گھر میں ان دنوں

☆☆☆☆☆

نعت

پیمبر ﷺ کی محبت میں ہرا پُر جوش ہو جانا
کہاں وارفتہ ہونا ہے، یہ ہے ذی ہوش ہو جانا
کلامِ خالق و مالک کو تم ترتیل سے پڑھنا
حدیثِ پاک سننے کو ہمہ تن گوش ہو جانا
جونہی آ جائے دار و گیر کی نوبت قیامت میں
ردائے مصطفیٰ ﷺ میں عاصیو، روپوش ہو جانا
بہت تم بولتے رہنا جہاں میں ہر جگہ لیکن
پہنچتے ہی درِ سرکار ﷺ پر خاموش ہو جانا
پیمبر ﷺ کا وہ خوش ہونا بچا کر ہم کو دوزخ سے
شفیعُ المذنبیں پر تبسّم کوش ہو جانا
نظر آنا کسی خوش بخت کو باغاتِ طیبہ کا
زمینِ جذبۂ الفت کا ہے گُل پوش ہو جانا
درِ سرور پہ جبّہ سا نہ ہونے کا نتیجہ ہے
ترے سر کا تری خاطر وبالِ دوش ہو جانا
چلے طیبہ کو ہم محمودؔ جاگے خوابِ غفلت سے
پیامِ حاضری کا ہے پیامِ ہوش ہو جانا

☆☆☆☆☆

نعت

جس کی زباں پہ مدحتِ طٰہٰ لقب ﷺ رہے
قدسی اُسی کے منقبت خواں سب کے سب رہے
اُس پر ہو چترِ سایۂ انوارِ کبریا
جس دل میں جلوۂ شہنشاہِ عرب ﷺ رہے
میثاقِ انبیاءؑ میں بھی کردار مرکزی
قرآں کو پڑھ کے دیکھ لو محبوبِ رب ﷺ رہے
پڑھتا ہوں مَیں درودِ نبی ﷺ فرض جان کر
تیرے لیے ہے مستحب تو مستحب رہے
ہاتف سے میں نے ایک سنی ہے یہی ندا
جائے جو ان ﷺ کے شہر میں، وہ باادب رہے
بڑھ بڑھ کے بوسہ دیں گے سرِ حشر انھیں ملک
وردِ درودِ پاک میں شاغل جو لب رہے
محمودؔ جو صحابۂ محبوبِ رب ﷺ میں تھے
وہ لوگ برگزیدہ تھے وہ منتخب رہے

☆☆☆☆☆

نعت

طیبہ کا ذکر نعت میں جس وقت ہم کریں
مہجور دل کا حال سپردِ قلم کریں

ہم دھجیاں بکھیر کر عشقِ مجاز کی
آؤ بلند مدحِ نبی ﷺ کا عَلَم کریں

کرتے ہوں دل سے اپنے نبی ﷺ کا جو احترام
ثابت ملائکہ انھی کو محترم کریں

سب حُرمتیں ہیں سرورِ کُل ﷺ کے قدوم سے
جس دل میں آپ آئیں، اُسی کو حرم کریں

سرکار ﷺ کے نظام پہ ہم کر کے اعتماد
سارے نظام ہائے جہاں کا عدم کریں

دل سے جو چل پڑو سوئے شہرِ رسولِ پاک ﷺ
آقا حضور ﷺ زادِ سفر خود بہم کریں

قسمت مواجہہ پہ جو پہنچائے آپ کو
آنکھوں کو بھی جھکائیں تو گردن بھی خم کریں

خوشیاں منائیں ہم جو نبی ﷺ کے ظہور کی
دور اس طرح سے اپنے سب رنج و الم کریں

جب ہو ضرورت ابرِ عطائے غفور کی
دیدے بیادِ سرور و سرکار ﷺ نم کریں

محمودؔ خُلدِ شہرِ نبی ﷺ کو جو دیکھ لیں
کس واسطے وہ خواہشِ باغِ ارم کریں

☆☆☆☆☆

نعت

نعتِ نبی ﷺ جو ہم سرِ محضر رقم کریں
ہاتھوں سے اپنے نقشِ مقدر رقم کریں

قرطاسِ الہیت پہ بعنوانِ مغفرت
اے کاش! میرا نام پیمبر ﷺ رقم کریں

لب پر ہو شاعروں کے تو ہو سورۂ "قلم"
مدحِ نبی ﷺ وہ جب سرِ محشر رقم کریں

تیرا اگر شعار درودِ حضور ﷺ ہو
تقدیر تیری خود ترے سرور ﷺ رقم کریں

زائر جو دیکھیں روضۂ سرور ﷺ کے گرد و پیش
آنکھوں کی پتلیوں پہ وہ منظر رقم کریں

ہاتھوں میں خامہ تھام تو لیتے ہیں دوستو!
جو حال ہجر میں ہے، وہ کیونکر رقم کریں

دو چار نعتیں رکھیں ملائک حساب میں
چاہے مرے گناہوں کے دفتر رقم کریں

نقش پہ سر بسجدہ جو اہلِ ولا کو پائیں
منظر رقم کریں کہ پس منظر رقم کریں

"لیگل ڈسیژن"(۱) اس کو بنائے گا کبریا
جو فیصلہ حضور ﷺ کے تیور رقم کریں

کرکے ہم ان سے منتسب جاں کی کتاب کو
"اوراقِ دل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں"

ذوقِ غزل تو نفسی تلذذ کی بات ہے
مدحِ رسولِ پاک ﷺ سخنور رقم کریں

محمود حکمِ رب ہے یہی آپ کے لیے
نعتیں رسولِ حق ﷺ کی برابر رقم کریں

(۱) (Legal Decision)

☆☆☆☆☆

نعت

وہ، جن پہ میرے سرورِ عالم ﷺ کرم کریں
''اوراقِ دل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں''

وردِ درود کر کے زیادہ صباح و شب
آؤ کہ دل سے معصیت کا بوجھ کم کریں

ٹھنڈک جنھیں ہو گنبدِ سرکار ﷺ کی نصیب
وہ کس لیے تمازتِ محشر کا غم کریں

پورے کرے حقوق جو بندوں کے، خوش نصیب
اس پر رسولِ محتشم ﷺ فیضِ اَتم کریں

مدحِ نبی ﷺ میں کرتے رہیں ہم ثنائے رب
حمدِ خدا میں نعتِ پیمبر ﷺ کو ضم کریں

توفیق جب بھی ربِّ دو عالم عطا کرے
اشہبِ خیال و فکر کے، طیبہ کو رم کریں

محمودؔ زندگی میں نہ پائیں گے ظلمتیں
ترتیلِ نعتِ پاک اگر صبحدم کریں

☆☆☆☆☆

نعت

گرہ بند نعت..............................

سر کو درِ رسول ﷺ پہ اہلِ وِلا دھریں
''اوراقِ دل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں''

سب لوگ دم حضور ﷺ کی الفت کا یوں بھریں
''اوراقِ دل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں''

جو اُمّتی نبی ﷺ کے ہیں، دوزخ سے کیوں ڈریں
''اوراقِ دل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں''

دے روح کو قلم جو محبت کا، کبریا
''اوراقِ دل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں''

صفحاتِ لب پہ نقشِ درودِ حضور ﷺ ہو
''اوراقِ دل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں''

توفیق اگر خدائے تعالیٰ عطا کرے
''اوراقِ دل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں''

محمودؔ آؤ گوہرِ چشمِ خلوص سے
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''

☆☆☆☆☆

نعت

زندگی میری بُری ہے یا بھلی ہے یا رب
غیرِ سرور ﷺ کی ثنا سے تو بری ہے یا رب

تیرے یا ربّ ترے محبوب ﷺ کے دروازے پر
میں نے جو چیز بھی مانگی ہے، وہ لی ہے یا رب

سگِ سرکار ﷺ سے نسبت نہیں کر سکتا ہوں
سخت جرأت ہے، بڑی بے ادبی ہے یا رب

اپنی بھی بات بگڑتی نہیں اُن کے صدقے
بات جو بنتی ہے، سرکار ﷺ ہی کی ہے یا رب

شہرِ سرکار ﷺ کی مٹّی کا دفینہ بن جاؤں
یہ لگن کب سے مرے دل کو لگی ہے یا رب

جس کو سرکار ﷺ کی الفت کا شرف حاصل ہے
میں یہ سمجھا ہوں، گناہوں سے بَری ہے یا رب

حاضری شہرِ پیمبر ﷺ میں، نبیؐ کے در پر
تیرے الطاف سے تقدیر بنی ہے یا رب

مجھ پہ مجبوریٔ طیبہ نے اثر ڈالا ہے
میری آنکھوں میں ہمہ وقت نمی ہے یا رب

کچھ کمی جس نے بھی توقیرِ پیمبر ﷺ میں کی
ایسے ہر شخص سے اپنی تو ٹھنی ہے یا رب

تیرے ممدوح ﷺ کا محمودؔ جو مادح ٹھہرا
اُس نے قرآن سے یہ راہ چُنی ہے یا رب

☆☆☆☆☆

نعت

وفورِ لطفِ سرور ﷺ سے بزور و شور دل دھڑکا
نبی ﷺ کی یاد' نعتِ پاک' میں' اور نور کا تڑکا

سحابِ لطفِ محبوبِ خدا ﷺ کا جب تسلسل ہے
بہارِ کشتِ قلب و جاں کو خدشہ کیا ہو پت جھڑ کا

شہیدِ حُرمتِ محبوبِ حق ﷺ کا یہ تخصص تھا
نہ واویلا کیا اُس نے' نہ وہ تڑپا' نہ وہ پھڑکا

مسلماں ہے تو کرنی ہے اسے سرکار ﷺ کی مدحت
مُسِن ہو' نوجواں ہو' کوئی بچّہ ہو' کہ ہو لڑکا

کیا جو قصدِ طیبہ' ہو گئی مسرُور جاں میری
نظر آقا ﷺ کے روضے پر پڑی تو میرا دل دھڑکا

جو تُو نے سادھ لی چُپ' سن کے قدحِ دینِ پیغمبر ﷺ
کم از کم ہو گیا حق دار میرے ایک جھانپڑ کا

جہاں سے شاخیں توہینِ پیمبر ﷺ کی نکلتی ہیں
ضروری ہو گیا ہے کاٹنا لاریب اُس جڑ کا

نبی ﷺ کا نور تم کو حوصلہ دے گا قیامت تک
اندھیرے میں ڈرو گے تم' اگر پتا کہیں کھڑکا

مضامیں نعت کے' کچھ سوچ کر محمود باندھے گا
نہ دھوکا ہو گا اِس کی بات پر مجذُوب کی بڑ کا

☆☆☆☆☆

نعت

یوں میرے دل میں ہے آقائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی چاہت
تخصّص اپنا ہے آبائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاہت

یہ بات خالقِ عالم نے ڈال دی دل میں
جہاں کی ہے بڑی سچائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاہت

یہ دیکھ لیجیے قرآنِ پاک کو پڑھ کر
خدائے پاک کو بھی بھائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاہت

جو ہے تو مومنِ کامل فقط وہی بندہ
وہ جس کسی نے بھی اپنائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاہت

نصیب کم ہی کسی اور کو ہوئی ہوگی
اُویسِ پاکؓ نے جو پائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاہت

محب ہے آپ کا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خالقِ یکتا
رکھے نہ کیسے پھر یکتائی آپ کی چاہت

جو دل میں ہے تو زباں پر بھی لازماً آئے
رکھے نہ کس طرح گویائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاہت

ہر ایک چیز جہاں کی، نظر میں رہتی ہے
کچھ ایسی دیتی ہے تنہائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاہت

سرِ نشور جو قدسی کریں گے وزن اس کا
کُھلے گی، کتنی ہے دانائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاہت

جہانِ دنیا میں بھی ناصر رشیدؔ رہی
میانِ حشر بھی کام آئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاہت

مجسّمہ ہے اگرچہ خطاؤں کا محمودؔ
ہے اس میں ایک ہی اچھائی = آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاہت

☆☆☆☆☆

نعت

پیغمبرِ آخر سیّدنا، پیغمبرِ اعظم سیّدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے آپ کا اسمِ اعظم ہی لب پر مرے پیہم سیّدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہاتھ ان کا خدا کا ہاتھ ہوا، فرمان ان کا فرمانِ خدا
ہیں میرے خالق و مالک کے محبوبِ مکرّم سیدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رتبہ سب نبیوںؑ میں کچھ ایسا ہے
تشریف تو لائے آخر میں، ہیں سب سے مقدّم سیّدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جھک جائے گی رفعت چرخ کی بھی، اس فردِ معزّز کے آگے
جو آپ کے در پر اپنی جبیں کو کر لے گا خم سیّدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لاریب ہماری جانوں کے، ہم سے بھی زیادہ مالک ہیں
بہبود ہماری کچھ ہم سے کب سوچتے ہیں کم سیّدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفیعِ کبائر کے جب ٹھہرائے ہیں مالک نے
جانے ہی نہیں دیں گے امّت کو سوئے جہنّم سیّدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالق کا سحابِ لطف و کرم بے شُبہ برس جائے مجھ پر
فرمائیں قبولِ خاطر جو آنکھوں کا مری نم سیّدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دامن کو نہ پھیلاؤں گا کبھی میں غیرِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے
جو شے بھی ضرورت ہو میری، کرتے ہیں فراہم سیّدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

توقیر کی راہ دکھا دیجے، معلوم حقائق آپ کو ہیں
رسوا و ذلیل اقوام و ملل میں جتنے ہیں ہم سیّدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عاصی ہے مگر ناعت بھی تو ہے، ادنیٰ ہے مگر ہے امّت میں
جب آپ ہیں شافعِ محشر کے، محمود کو کیا غم سیّدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆☆☆☆☆

نعت

رب کی عنایتوں کا جب کر لیا تصوّر
لُطفِ رسولِ حق ﷺ کا گہرا ہُوا تاثّر

ناعت کی عاجزی میں مضمر ہے ہر تفاخر
کیسی کوئی تعلّی، کیا فخر، کیا تبختر

تخلیق سب سے پہلے، اور آخری نبی ہیں
آقا ﷺ کا ہے تقدّم، آقا کا ہے تاخّر

مظہر صفاتِ مالک کے ہیں حضور ﷺ ایسے
دنیا پہ سایہ افگن ہے عالمِ تحیّر

اسمِ رسولِ حق ﷺ کا کرتا ہوں وِرد پیہم
حق ہے یہی کہ یہ ہے اک صورتِ تشکّر

شہرِ حبیبِ رب ﷺ میں اتنی تو روشنی ہے
پاتے ہیں نور جس سے سب انجم و مہ و خُور

دیتے ہیں اس پہ خندق، بدر و اُحد گواہی
وہ ﷺ اشجعِ جہاں تھے، ان سا کہاں بہادر

مُستشرقین اب تک تسلیم کر رہے ہیں
آقا ﷺ کی وہ شہامت تھی اور وہ تہوّر

جاری ہے تا قیامت فرمانِ مصطفیٰ ﷺ کا
سائنس ہے بے حقیقت، ہے مائلِ تغیّر

مُسلم جو اُمّتی ہے سرکارِ دو جہاں ﷺ کا
اعزاز یہ مِلَل میں ہے باعثِ تفاخر

پائے گا حمدِ خالق میں مصطفیٰ ﷺ کی مدحت
محمودؔ جب کرے گا اس باب میں تفکّر

☆☆☆☆☆

نعت

صرف آقا ﷺ کی ثنا ہے شعر کا اصلُ الاُصول
اور بے شک ہے مدیحِ غیرِ پیغمبر ﷺ فضول

مصطفیٰ ﷺ نے دور فرمایا ہے ہر اک کا ملال
نام لیوا جو پیمبر ﷺ کا ہے، وہ کیوں ہو ملول

سربلندی شعر گوؤں میں مجھے مل جائے گی
کرلیں نذرانہ عقیدت کا اگر آقا ﷺ قبول

یہ دعا دیتا ہے مجھ کو میرا ہر اک خیر خواہ
تیرے سر آنکھوں پہ شہرِ مصطفیٰ ﷺ کی خاک دھول

حمد و نعت و منقبت میں شعر ہے میرا ہُنر
وردِ اسمِ مصطفیٰ صلِّ علیٰ میرا اصول

بارشِ انوارِ خالق کا اثر لیتا ہوں میں
جب طبیعت پر مری ہوتا ہے نعتوں کا نزول

حفظِ ناموسِ رسولِ محترم ﷺ کے واسطے
جاں ہتھیلی پر لیے پھرتے تھے اصحابِؓ رسول ﷺ

کامیابی ہر دو عالم میں قدم چومے ترے
شعر تیرا ایک بھی پا جائے جو حُسنِ قبول

نعت پر محسوس ہوتا ہے، خدا کرتا ہے صاد
قدسیوں کی داد بھی کرتا ہوں روزانہ وصول

یاد رہتی ہیں عنایاتِ دیارِ مصطفیٰ ﷺ
یوں تو میں محمودؔ ہر اک بات کو جاتا ہوں بھول

☆☆☆☆☆

نعت

ورد زباں ہو نام اگر آنجناب ﷺ کا
خدشہ حساب کا، نہ سوال و جواب کا

کھولو درِ مُقفّلِ جنّت درود سے
سوچو تو ہے طریقہ یہی فتحِ باب کا

وقتِ صباح آقا ﷺ کے قدموں کی سمت سے
میں نے طلوع دیکھ لیا آفتاب کا

غارِ نظر سے دیکھو کلامِ مجید کو
صیغہ نہیں ہے نامِ نبی ﷺ سے خطاب کا

اس میں پسینہ میرے نبی ﷺ کا ہے، اس لیے
خوشبو سے ہے تعلّق خاطر گلاب کا

خیبر نگاہِ فتح و ظفر سے تھا دیکھتا
رشتہ لُعابِ پاک سے تھا بُوتُرابؓ کا

کرتا ہے جو شمار درودِ نبی ﷺ، اسے
ڈر حشر کا، نہ ہو گا حساب و کتاب کا

اس کے علوم جانتے ہیں مصطفیٰ ﷺ فقط
پہلا سبق ہے مجھ کو یہ اُمّ الکتاب کا

ہر اک نگاہِ نادم و محجوب پر ہُوا
سایہ مرے نبی ﷺ کے کرم کے سحاب کا

حاصل جسے ثوابِ ثنائے حضور ﷺ ہے
کیوں سامنا کرے گا وہ بندہ عذاب کا

میں سولہ بار شہرِ پیمبر ﷺ میں جا چکا
ہے جاگتے کی بات کہ قصّہ ہے خواب کا

ہو کاش روزِ حشر اک اعلان اس طرح
"محمود نعت گو ہے رسالت مآب ﷺ کا"

☆☆☆☆☆

نعت

مدحِ احمد ﷺ جو حمدِ اَحد ہو گئی
جاری ہونٹوں پہ وہ تا ابد ہو گئی

ہو گیا قصرِ قوسین میں داخلہ
ذاتِ آقا ﷺ حبیبِ صمد ہو گئی

دیکھا خلّاقِ عالم کو سرکار ﷺ نے
جو حقیقت تھی، یوں مستند ہو گئی

ہے لَعَمْرُکَ جو سوگندِ جانِ نبی ﷺ
تو قسم شہر کی اَلْبَلَدْ ہو گئی

جو گزارش نہ مقبولِ سرور ﷺ ہوئی
رب کے ہاں سے بھی وہ مُسترد ہو گئی

میری آواز محشر میں پیشِ نبی ﷺ
نقرۂ "اَلْغِیَاث اَلْمَدَدْ" ہو گئی

مل گئی دیدِ سرکار ﷺ کی منزلت
مغفرت گویا زیرِ لحد ہو گئی

جس نے توہین و تضحیکِ سرکار ﷺ کی
لازماً سلب اُس کی خرد ہو گئی

خالق و مالک و ربِّ کونین کی
ذاتِ محبوبِ حق ﷺ معتمد ہو گئی

جو گلستانِ نعتِ پیمبر ﷺ میں تھی
وہ کلی غنچۂ سرسبد ہو گئی

مدحِ غیرِ نبی ﷺ میں جو مشہور تھا
حشر آیا تو پھر اُس کی بھد ہو گئی

خدمتِ نعت میرا مقدر بنی
مجھ پہ اکرامِ سرور ﷺ کی حد ہو گئی

جب بھی محمودؔ مانگا، نبی ﷺ نے دیا
یوں مماثل طلب اور رسد ہو گئی

☆☆☆☆☆

نعت

یُوں تو پوری حسرتیں محمودؔ کیا کیا ہو گئیں
خواہشیں دیدِ نبیؐ کی پھر سے زندہ ہو گئیں

دل کی آنکھوں سے جو دیکھا قُبّہِ سرکار ﷺ کو
جتنی نابینا نگاہیں تھیں، وہ بینا ہو گئیں

دیکھ کر مدّاحِ پیغمبر ﷺ پہ پیہم رحمتیں
حوریں تک محشر کے دن محوِ تماشا ہو گئیں

انتہا ہے لطف و اکرامِ خدائے پاک کی
نعمتیں شہرِ نبی ﷺ میں سب مہیّا ہو گئیں

آسرا جب اُن کو سرور ﷺ کی شفاعت کا ملا
اُمتیں گویا سبھی ان ﷺ کی رعایا ہو گئیں

جب مدد سرکارِ والا ﷺ کی حقیقت بن گئی
جو خطائیں تھیں مری، بھولا فسانہ ہو گئیں

سامنا تھا بدر و خندق کے سپہ سالار کا
طاقتیں طاغوت کی جتنی تھیں، پسپا ہو گئیں

سامنے آیا جُونہی شہرِ حبیبِ کبریا ﷺ
منتظر آنکھیں جو تھیں، محوِ تجلّا ہو گئیں

جو ہوئیں تحقیق نعتِ پاک میں محمودؔ سے
کاوشیں وہ نیکیوں میں اک اضافہ ہو گئیں

☆☆☆☆☆

نعت

جو کوئی خواہشِ مال و منال و سیم کرتا ہے
تو گویا حکمِ سرور ﷺ کی وہ کم تفہیم کرتا ہے

کسی کی صرف خواہش سے پلٹ آتا ہے سورج تک
قمر کو اک اشارے سے کوئی دو نیم کرتا ہے

وہ محبوبِ خدا، جو رحمتؐ للعالمین ٹھہرا
خدا کے لطف کی ہر اک جگہ تعمیم کرتا ہے

زمانے کے مُسلّم رہنماؤں پر نظر ڈالو
سوا آقا ﷺ کے، کوئی عاجزی تعلیم کرتا ہے؟

خدائے پاک کی وحدانیت کو وہ سمجھتا ہے
نبی ﷺ کی عظمتوں کو دل سے جو تسلیم کرتا ہے

کراتا ہے خدایا! وہ زمانے سے بہت عزّت
وہ جو تیری، ترے محبوب ﷺ کی تعظیم کرتا ہے

''اُلفت'' نے انجذابِ حق کے لائق اُس کو گردانا
نگاہ و دل میں جو خوش بخت جذبِ ''میم'' کرتا ہے

☆☆☆☆☆

نعت

جو سرورِ کونین ﷺ کی طاعت نہیں کرتا
اللہ سے وہ شخص محبت نہیں کرتا

جو سرور و سرکار ﷺ کے در پر نہیں جھکتے
ان لوگوں کی خالق کبھی نُصرت نہیں کرتا

اس کو ہے محبت تو فقط سرورِ بریں ﷺ سے
اللہ کسی اور کی چاہت نہیں کرتا

معراج میں کی یا وہ قیامت میں کرے گا
بس، اس کی سوا رب کبھی جلوت نہیں کرتا

خُلد اس کو نہ آنے کی اجازت کبھی دے گی
جو شہرِ نبی ﷺ جانے کی نیّت نہیں کرتا

وہ فرد نہیں عاملِ اُحکامِ پیمبر ﷺ
جو بیکس و نادار پہ شفقت نہیں کرتا

محمودؔ وہ ہے سُنّتِ خالق کا مخالف
جو شخص کہ سرکار ﷺ کی مدحت نہیں کرتا

☆☆☆☆☆

نعت

نبی ﷺ سے تجھ کو جو غفلت شعاریاں گھیریں
تو پکڑیں رنج و الم' بے قراریاں گھیریں

مدد طلب کرو محبوبِ کبریا ﷺ سے۔ اگر
ہُوا خلاف ہو' ناسازگاریاں گھیریں

مجھے نکالیں گے آقا ﷺ ہر ایک محبس سے
بھلے مجھے مری ناکردہ کاریاں گھیریں

وہ خوش نصیب ہیں اشعار گووں میں' جن کو
مرے حضور ﷺ کی مدحت نگاریاں گھیریں

مطیع جو ہوئے میرے حضور ﷺ کے' ان کو
خدائے پاک کی طاعت گزاریاں گھیریں

وہ جن کے گرد ہو ہالہ درودِ سرور ﷺ کا
انھیں زمانے کی سب خوش حصاریاں گھیریں

محیطِ فکر سے محمودؔ تو نکل آئے
نبی ﷺ کے لطف کو گر تیری زاریاں گھیریں

☆☆☆☆☆

نعت

حضور ﷺ اس طرح ہیں میرے حال سے واقف
ہیں میرے خواب سے واقف' خیال سے واقف

ہماری واقفیت جتنی ہے' شنید سے ہے
صحابہؓ ہی تھے نبی ﷺ کے جمال سے واقف

مقامِ ناخُنِ پائے نبی ﷺ جو جان گیا
وہ ہو گیا ہے طلوعِ ہلال سے واقف

علاقہ جن کا نہیں تھا حضور ﷺ کے در سے
ہوئے وہ ربِّ جہاں کے جلال سے واقف

نبی ﷺ کا حکم نہ مانا تو ہم ہوئے رسوا
نہیں ہیں اپنی کیا وجہِ زوال سے واقف

کوئی بھی لمحہ نہیں میرا ان سے پوشیدہ
مرے نبی ﷺ ہیں مرے حال قال سے واقف

مری محبتِ طیبہ کو جانتے ہیں' جو ہیں
صباح و شب سے' مرے ماہ و سال سے واقف

☆☆☆☆☆

نعت

طوفِ درِ نبی ﷺ سے ہے شمس و قمر کی آبرو
قائم ہوئی ہے اس طرح شام و سحر کی آبرو

آپ جو دی نگاہ کو دیدِ دیارِ نور نے
روزِ نشور تک بڑھی میرے گہر کی آبرو

جب سے رسولِ پاک ﷺ کی انگلی کا معجزہ پڑھا
دل پہ ہوئی ہے مُرتسم تب سے قمر کی آبرو

علمِ لدُنّی آپ ﷺ کو ربِّ کریم نے دیا
میرے حضور ﷺ سے بڑھی علم و خبر کی آبرو

ہجرِ رسولِ پاک ﷺ میں گریہ کیا کچھ اس طرح
اور بھی کچھ فزوں ہوئی سوکھے شجر کی آبرو

مجھ کو جو باریابیاں دی ہیں درِ حضور ﷺ تک
رکھّی غفور نے مرے عزمِ سفر کی آبرو

جاؤ تو دیکھ لو گے خود ان ﷺ کے درِ قبول پر
عشقِ نبی ﷺ میں باوضو دیدۂ تر کی آبرو

خادمِ آنحضور ﷺ کی بات کہیں جو چھڑ گئی
لُٹ گئی شوکت و جاہ کی، مال کی، زر کی آبرو

جذب و اثر کلام میں حمد سے ہے، مگر ہُوا
"ذکرِ حبیبِ کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو"

اس پہ رشید مفتخر ہے تو ہے اس کا جواز بھی
نعتِ نبی ﷺ کے دم سے ہے اس کے ہُنر کی آبرو

☆☆☆☆☆

نعت

وہ نکلتی ہیں شعاعیں روضۂ سرکار ﷺ سے
فیض یاب اک اک جہاں محمودؔ ہے انوار سے

حشر میں ہوں گے مُشرّف آپ ﷺ کے دیدار سے
اور پھر جنّت کے بُستانوں میں استمرار سے

صدق کی تکذیب ہوتی کس طرح کُفّار سے
پھول سچّائی کے جھڑتے تھے لبِ گفتار سے

ایک پل میں عرش سے بھی ہو کے واپس آ گئے
تھے ملک حیراں نبی ﷺ کی تیزیٔ رفتار سے

صاحبِ گنبد ﷺ کی کرلیں گے زیارت خواب میں
گنبدِ سرور ﷺ کو دیکھا دیدۂ بیدار سے

یوں ہے، جیسے جاگتے میں کی زیارت آپ ﷺ کی
خواب میں جو فیض پائیں دولتِ دیدار سے

لامکاں کے قصر میں جب دُوسرا کوئی نہ تھا
واقفیّت کس کو ہو راشُوا کے سب اَسرار سے

کیا نکیرین اسمِ سرور ﷺ سن کے مجھ سے پوچھتے
میں رہا مامون و محفوظ اُن کے استفسار سے

مصطفیٰ صَلِّ علیٰ کے نام لیواؤں کا تو
کچھ علاقہ ہی نہیں ہے نکبت و ادبار سے

جو دیارِ سرورِ کونین ﷺ سے احقر کو ہے
پیار کیا ظاہر نہیں ہے نعت کے اشعار سے

غیرِ پیغمبر ﷺ کی مدحت سے اگر عزّت ملے
میں اُسے ٹھکراؤں اپنے پائے استحقار سے

جھالے برسیں گے سحابِ لطفِ آقا ﷺ کے رشید
ہو اگر پانی برآمد چشمِ گوہر بار سے

جب شفاعت حشر میں محمودؔ وہ فرمائیں گے
مت کوئی اندیشے لائے قلب میں بیکار سے

☆☆☆☆☆

نعت

رحمت مرے پیمبر ﷺ ہم پر کمال کرتے
گر معصیت پہ اپنی، ہم انفعال کرتے

جو چاہتے کہ فردا ہو تابناک اپنا
مدحِ نبی ﷺ سے روشن ماضی و حال کرتے

امداد مانگ لیتے بندے جو مصطفیٰ ﷺ سے
حالت پہ اپنی کیوں وہ رنج و ملال کرتے

توفیق تم کو دیتا گر خالقِ دو عالم
در پر نبی ﷺ کے جا کر تم بھی سوال کرتے

مدّاحِ مصطفیٰ ﷺ کو گردانا تم نے شاعر
تم سے ہے یہ شکایت، کچھ تو خیال کرتے

احکامِ مصطفیٰ ﷺ پر چلتے بہ طیبِ خاطر
تم لوگ جو ذرا بھی فکرِ مآل کرتے

مدحِ حضورِ والا ﷺ میں سُرخروئی پاتے
اے کاش تم زباں کو اِس طرح لال کرتے

گر چاہتے کہ خالق سنتا تمہاری عرضیں
طیبہ میں جاتے، جا کر اظہارِ حال کرتے

آنے نہ دیتے دل میں غیرِ رسولِ حق ﷺ کو
نازک سا آئنہ تھا، کچھ دیکھ بھال کرتے

☆☆☆☆☆

نعت

ہو تو ہو ساری دنیا کی دنیا غلط
کیسے مدّاح ہو مصطفیٰ ﷺ کا غلط

وصلِ ممدوح و مدّاح اک شب ہُوا
ایسے بھیدوں کا ہوتا ہے اِفشا غلط

دیکھتے ہیں کرم ان کا صبح و مسا
کیسے کہیے کہ ہے چشمِ بینا غلط

"اِسمُہٗ اَحمدُ ﷺ" آقا کے بارے میں ہے
کیوں کریں اِس کا بدبخت معنیٰ غلط

جب نبی ﷺ آ گئے خاتم الانبیاء
ہر بروزی نُبوّت کا دعویٰ غلط

حال ذکرِ نبی ﷺ کے جو سایے میں ہو
حدّت روزِ محشر کا خدشہ غلط

مصطفیٰ ﷺ سے جو دُوری پہ منتج ہُوا
صفحۂ دل کا وہ سارا نقشہ غلط

☆☆☆☆☆

نعت

منزلِ حق کے تھے مرحلے راستے
عرش، افلاک، سب آپ ﷺ کے راستے

میں نبی ﷺ کے ذریعے خدا تک گیا
نعت ہی سے کُھلے حمد کے راستے

میرے سرکارِ والا ﷺ نے واضح کیے
کبریا نے جو ہم کو دیے راستے

سب سلاسل کا مقصد ہے قربِ نبی ﷺ
سارے ہیں یہ اِسی واسطے راستے

دائروں ہی میں تھیں قُرب کی منزلیں
قربِ رب کے تھے سب دائرے راستے

شبِ اسرا تھی گویا چہار آئنہ
آئنہ منزلیں، آئنے راستے

جو دیا مدحِ سرور ﷺ نے محمودؔ کو
چل رہا ہے اُسی راستے راستے

☆☆☆☆☆

نعت

قصرِ دنا میں رات کو کون تھا کس کے روبرو
''حسن بہ حسن، رخ بہ رخ، جلوہ بہ جلوہ، ہو بہو''
مظہرِ حُسنِ ذات ہیں میرے نبیؐ محترم ﷺ
''حسن بہ حسن، رخ بہ رخ، جلوہ بہ جلوہ، ہو بہو''
لفظ و بیاں ہوں یا ادب، کلکِ خلوص سر بہ خم
جب بھی ہو ذکرِ مصطفیٰ ﷺ، جب بھی ہو اُن کی گفتگو
گنبدِ سبز تک تمھیں قسمت اگر رسا کرے
اُٹھے نہ اس طرف نظر، جب تک نہ ہو وہ با وضو
رب کی بھی پیار کی نظر ٹھہری تو صرف آپ ﷺ پر
اتنے ہیں آپ دلنشیں، ایسے ہیں آپ خوبرو
یوں تو گناہ گار ہوں، پھر بھی عزیزو! دیکھ لو
نعت سے وقر برقرار، نعت سے قائم آبرو
یہ بھی طفیلِ مصطفیٰ ﷺ پوری کرے گا کبریا
دفن بقیعِ پاک ہے آخری میری آرزو

☆☆☆☆☆

نعت

سوائے نعت کے، علم و خبر سے کیا مانگوں
مَیں اور جان سے، دل سے، نظر سے کیا مانگوں
شبِ مدینہ نے جو نور زا کیا مجھ کو
تو اب میں جا کے کہیں پر، سحر سے کیا مانگوں
سوا سحابِ عنایت کے، ابرِ رحمت کے
نبی ﷺ کے عشق میں بھیگی نظر سے کیا مانگوں
نبی ﷺ نے گھر جو مرا بھر دیا ہے بن مانگے
تو اس کے بعد کسی اور گھر سے کیا مانگوں
یہ دل پکارتا ہے، مانگ ان سے، جو چاہے
یہ شرم کہتی ہے، خیرالبشر ﷺ سے کیا مانگوں
جو خاکِ طیبہ ہے میرے نصیب میں، یارو!
تو نورِ انجم و شمس و قمر سے کیا مانگوں
عطا جو فن ہوا محمودؔ مجھ کو آقا ﷺ سے
تو باہنر یا کسی سے بے ہُنر کیا مانگوں

☆☆☆☆☆

نعت

اپنے جذباتِ محبت کو اُبھارو یارو!
جانِ سرکار ﷺ کے ناموس پہ وارو یارو!

ہر خوشی ان کے توسّط سے ملے گی تم کو
ہر مصیبت میں پیمبر ﷺ کو پکارو یارو!

رُوئے سرکارِ دو عالم ﷺ کا تصوّر باندھو
رُخِ تقدیر کو اس طرح نکھارو یارو

جو ہدایات احادیثِ پیمبر ﷺ میں ہیں
زندگی اپنی اُسی طور گزارو یارو

ایک درجے کی بلندی تمھیں حق سے مل جائے
دشمنِ دینِ پیمبر ﷺ کو جو مارو یارو

اپنے گھر بار کو، اولاد کو، اپنی جاں کو
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کے لیے ہارو یارو

فکر ہو مائل تحمید و نعوتِ سرور ﷺ
غرض اتنی ہے، سنو شعر نگارو یارو!

رحم آ جائے کہیں اُن کے خدا کو تم پہ
ان ﷺ کے دربار میں یوں ہاتھ پسارو یارو

جنّتِ شہرِ پیمبر ﷺ کی دعا دو مجھ کو
ہو گا احسان تمھارا مرے پیارو یارو

پاؤ گے بدلے میں خالق کی نگاہِ رحمت
زندگی الفتِ سرور ﷺ میں گزارو یارو

کیوں نہ محمودؔ تمھیں جان سے پیارا جانے
اُن ﷺ کی عادات کے اے آئنہ دارو یارو!

☆☆☆☆☆

نعت

طیبہ میں سرنگوں جو ہوا' سرفراز ہے
ان سرفگندگوں کا یہی امتیاز ہے

میں جب مروں' بقیع میں تدفین ہو مری
بس اک اسی دعا پہ مرا ارتکاز ہے

دربارِ مصطفیٰ ﷺ پہ جو عاصی پہنچ گیا
توبہ کا اُس کے واسطے دروازہ باز ہے

دستِ خدا ہے سرورِ عالم ﷺ کا ہاتھ کیوں
اِفشا ہوا' نہ ہو گا کبھی' یہ وہ راز ہے

ورنہ کوئی ٹھکانا نہ تھا اس غریب کا
ہستی ہے مصطفیٰ ﷺ کی جو عاصی نواز ہے

میں تو سمجھتا ہوں کہ صفت ہے یہ لازمی
شاعر ہے وہ نبی ﷺ کا جو مدحت طراز ہے

آقا ﷺ ہمیں بچائیے ۔ اپنے حواس پر
قابض ہزار پا کی طرح حرص و آز ہے

تا مرگ مجھ سے مدحِ رسولِ کریم ﷺ ہو
مالک! یہ تجھ سے ہے دعا' تو کارساز ہے

پڑھتے ہیں وہ درودِ نبی ﷺ پر صباح و شب
جو اہلِ عشق ہیں' یہی اُن کی نماز ہے

غیرِ نبی ﷺ سے میرا کوئی واسطہ نہیں
محمودؔ اس خصوصیت پہ مجھ کو ناز ہے

☆☆☆☆☆

نعت

مرا علم، میری خبر سبز گنبد
پیمبرؐ کا شاداب و سرسبز گنبد
عقیدت کا حُسنِ مُعبّر سبز گنبد
ہے اوجِ کمالِ نظر سبز گنبد
تری کشتِ جاں میں بھی ہریالیاں ہوں
نظر آئے تجھ کو اگر سبز گنبد
نہ پائے گا وہ شام کو زندگی میں
جو دیکھے گا وقتِ سحر سبز گنبد
قرارِ دل و جاں حجازِ مقدّس
ہمارا مذاقِ نظر سبز گنبد
ہے حرفِ غلط خواہشِ ہشت جنت
لگا ہے بہشتِ نظر سبز گنبد
مجھے عرشِ اعظم سے لگتا ہے پیارا
عقیدت کے زیرِ اثر سبز گنبد
دکھائے ہر عظمت کو قدموں میں تیرے
جھکائے ترے چشم و سر سبز گنبد
نثار اُس کی حرمت پہ جانیں ہماری
کہ ہے بخششوں کی خبر سبز گنبد

مزا ہو جو محمودؔ ہر سال مجھ کو
دکھائیں شہِ بحر و برؐ سبز گنبد

☆☆☆☆☆

نعت

گھر رب کا تھا یا سرور ﷺ کی گلی
ماتھے پہ جہاں کی خاک مَلی
سرکار ﷺ کے چار قریبی ہیں
بُوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ

بستانِ مدینہ دیکھا ہے
کِھل اُٹھی ہے میرے دل کی کلی
جو سر سرکار ﷺ کے در پہ جھکا
ہر آئی بلا اُس سر سے ٹلی
جو متّبعِ پیغمبر ﷺ تھا
کہلایا وہی خالق کا ولی
میں جب بھی خدا کے گھر کو چلا
تو روح مری طیبہ کو چلی
محمودؔ نبی ﷺ نے پوری کی
خواہش مری ہر نازوں کی پلی

☆☆☆☆☆

نعت

اپنی طرف کو موڑا ہے رُخ کارساز کا
یہ کام ہے حضور ﷺ کے نغمہ طراز کا

انداز تھے وصال کی شب کے عجیب تر
رُخ ناز کی طرف کو رہا بے نیاز کا

اسرا میں صرف آقا و مولا ﷺ تھے اور خدا
اندیشہ ہی نہیں تھا کوئی کشفِ راز کا

میں حمد کہہ رہا تھا مگر نعت گو رہا
انداز ایک یہ بھی رہا امتیاز کا

محشر پکڑ دھکڑ کا تو دن ہے مگر وہاں
تم طنطنہ تو دیکھنا مدحت طراز کا

آقا ﷺ کے در کی سمت نظر تو اٹھا کبھی
پائے گا سر جھکا ہوا ہر سرفراز کا

سرکار ﷺ ہم کو دیجے قناعت کا پھر سے درس
ہے غلغلہ جہاں میں بہت حرص و آز کا

چوکھٹ جو اس کو آ گئی سرکار ﷺ کی نظر
محمودؔ تھا مجسمہ سوز و گداز کا

☆☆☆☆☆

نعت

کسی مجبورِ طیبہ کی جو کوئی داستاں سنتا
فقط اُس میں بُکا و آہ و فریاد و فغاں سنتا

پیمبر ﷺ آپ سنتے اور مدد فی الفور کرتے ہیں
کوئی کیا اور میری عرض زیرِ آسماں سنتا

اسے سرکار ﷺ کی مدحت کی رنگینی لُبھا لیتی
جو کوئی شاعری پڑھتا مری یا پھر بیاں سنتا

نبی ﷺ کی سیرتِ اطہر پہ تحقیق و تفحّص سے
جو کہتا نکتہ بیں کہتا' جو سنتا نکتہ داں سنتا

گزارش جو زبانِ دل سے کرتا پیش خدمت میں
جوابِ عرض میں سرکارِ ہر عالم ﷺ سے "ہاں" سنتا

مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے کم اگر فقرہ کوئی کہتا
کم از کم وہ کمینہ مجھ سے بھاری گالیاں سنتا

کہاں لاہور میں محمودؔ کی اتنی سحر خیزی
مدینے ہی میں سنتا' جب تہجّد کی اذاں سنتا

☆☆☆☆☆

نعت

......ایک روی اور دو قافیوں کے ساتھ......

سفر میں نے کیا اپنا تطہّر سے، نظافت سے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر کو دیکھا تشکّر سے، محبّت سے

لیا حکمت سے حُسنِ خُلق سے کام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیں کا
جہاں میں اُس کو پھیلایا تدبّر سے، فراست سے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکسار و عجز کی تعلیم فرمائی
تعلق ہو مسلماں کا تکبّر سے، نہ نخوت سے

رکھو ارشادِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے، اور سوچو۔ دشمن کو
بنا پاؤ گے تم اپنا تنفّر سے کہ الفت سے؟

بحکمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے لیے تعلیم لازم ہے
کہ ہر بندہ بڑا ہو گا تبحّر سے، ثقاہت سے

جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا عقیدہ ہے بلاشبہ
یہ وہ نقشہ ہے جو کھینچا تصوّر سے، سماعت سے

خدا کے فضل اور آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت سے، نہیں پلٹا
جو کوئی دین کو سمجھا تفکّر سے، دلالت سے

یہ ہے فرمودۂ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رہے ثابت قدم مُسلم
نتیجہ ہے لڑائی کا تکثّر سے، نہ قلت سے

☆☆☆☆☆

شاعرِ نعت: راجا رشید محمود اور مناقبِ غوثِ اعظمؒ پر تبصرہ

تبصرہ نگار:

صاحب زادہ مفتی محمد محب اللہ نوری

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ نوریہ قادریہ، مہتمم دار العلوم حنفیہ فریدیہ، مدیر اعلیٰ، ماہنامہ "نور الحبیب" بصیر پور)

اللہ جل وعلا نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی عزت، عظمت، شوکت، وجاہت اور شان محبوبیت عطا کی ہے، ان کے ذکر کو اپنے ذکر کا لازمہ بنا دیا اور اس کی رفعت کا خود ذمہ لے لیا--- اپنے محبوب کی محبت کو مقبولیت بخشی اور لوگوں کے قلوب و اذہان اور زبان و بیان کو ذکرِ مصطفیٰ کی جانب راغب کر دیا--- ذکرِ مصطفیٰ کے کئی زاویے اور کئی پہلو ہیں، جن میں سے ایک اہم گوشہ ظم ہے، جسے اصطلاح میں "نعت" کہا جاتا ہے--- سعید ہیں وہ لوگ جنہیں نعت گوئی کی سعادت نصیب ہوتی ہے---

نعت ہر دور میں کہی جاتی رہی ہے اور کہی جاتی رہے گی--- یوں تو عصرِ حاضر کے بیشتر شعراء نعت کی جانب مائل ہیں مگر بختِ رسا کا حامل ایک شخص ایسا بھی ہے، جس نے خود کو نعت کے لیے وقف کر رکھا ہے--- جس کا مطمحِ نظر ہی نعت اور فروغِ نعت ہے--- جس کا دل، دماغ، ہوش و خرد یہاں تک کہ اس کے سانسوں کی ڈوری بھی نعت سے متعلق ہو کر رہ گئی ہے--- جس نے نعت کو ایک مشن کے طور پر لیا اور نعت کی خدمت میں ایسا مستغرق ہوا کہ اہلِ علم و قلم اسے "شاعرِ نعت" کہے بغیر نہیں رہ سکتے--- شاعرِ نعت کا اسم گرامی راجا رشید محمود ہے، جو معروف محقق، صاحبِ طرز انشاء پرداز، مسلم الثبوت شاعر، بہترین مورخ، مستند سیرت نگار، بے لاگ نقاد اور بے باک خطیب ہیں--- چند سال پہلے میں نے انہیں "مجددِ نعت" کہا اور لکھا تھا--- حال ہی میں ان کی نعتیہ شاعری کے فکری و فنی محاسن پر مبنی ایک نہایت خوب صورت تحقیقی کتاب "شاعرِ نعت" کے سرنامے سے شائع ہوئی ہے--- دیکھا جائے تو یہ کتاب میرے اس دعوے کی توثیق اور بین دلیل ہے---

۵۳۶ صفحات پر مشتمل، اپنی نوعیت کی یہ منفرد کتاب، جی سی یونی ورسٹی لاہور کے استاذ اور نامور محقق و مصنف ڈاکٹر سید سلطان شاہ کی تصنیف ہے، جس میں انہوں نے شاعرِ نعت کے تیں

سے زائد مجموعہ ہائے نعت میں سے صرف اٹھارہ مجموعوں کو پیش نظر رکھ کر یہ مقالہ تحریر کیا ہے---
یوں تو شعراء، خصوصاً صاحب دیوان مشاہیر پر بہت کچھ لکھا گیا ہے، مگر میری دانست میں خالصتاً کسی شاعر کے فن پر لکھی جانے والی یہ پہلی کتاب ہے، جس کے مطالعے سے یہ یقین کر لینا پڑتا ہے کہ راجا رشید محمود سرخیل نعت گویان عصر ہیں---انہوں نے دنیائے اسلام میں نعت کے موضوع پر سب سے زیادہ کام کیا ہے کہ وہ اب تک ۲۸ اردو اور ۳ پنجابی مجموعہ ہائے نعت کے شاعر، نعت پر ۹ تحقیقی کتب کے محقق، ۱۰ منتخبات نعت کے مولف، تدوین نعت کی ۳۳ کاوشوں کے مرتب، ۱۹۸۸ء سے اب تک باقاعدگی سے ماہنامہ نعت شائع کرنے والے صحافی، سیرت منظوم اور واقعات سیرت لکھنے والے سیرت نگار، ناظم اور تحقیق نعت پر صدارتی ایوارڈ حاصل کرنے والے پہلے محقق ہیں جنہوں نے ادب و احترام مصطفوی کو پیش نظر رکھتے ہوئے نعتیہ صنعتوں کے استعمال میں بھی انفرادیت پیدا کی ہے، چنانچہ ان کے کلام میں نئی، طویل اور سنگلاخ زمینوں میں جذبات عقیدت کی محیر العقول صورتیں دکھائی دیتی ہیں---

سید سلطان شاہ نے "شاعر نعت" میں راجا صاحب کی زبان و بیان کے فنی جائزے کے علاوہ ان کے تخصصات، اولیات اور مضامین و موضوعات کا تذکرہ بھی کیا ہے---ان کی نعتوں میں قرآن و حدیث اور حضور ﷺ کی تعلیمات، سیرت طیبہ، اتباع نبوی، میلاد النبی، معراج النبی، شفاعت، ختم نبوت، تحفظ ناموس رسالت، ذکر حرمین، طلب جنت، تمنائے مدینہ، جالیوں کا ادب، مدینے میں موت، درود و سلام، نعتیہ شہر آشوب، امکانات نعت، محبت رسول اور احترام نبوی وغیرہ موضوعات ملتے ہیں---فاضل مصنف نے حسب موضوع منتخب اشعار کے حوالے پیش کیے ہیں---

زبان و بیان کے عنوان میں فکری و فنی حوالے سے بحث کی گئی ہے---آغاز میں ہر صنعت کا تعارف دیا گیا ہے پھر بطور استشہاد راجا صاحب کا کلام پیش کیا گیا ہے---اس طرح شاعر نعت کے فنی مقام و مرتبہ کے ساتھ ساتھ ان کے نہایت عمدہ اشعار کا ذخیرہ بھی پڑھنے کو مل جاتا ہے اور مختلف صنعتوں کی تعریف و توضیح سے بھی آشنائی حاصل ہو جاتی ہے، جو شعر و سخن میں دلچسپی لینے والوں کے لیے نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں---مصنف نے شاعر نعت کے کلام سے حسب ذیل صنعتوں کا کھوج لگایا ہے:

صنعت تجنیس، صنعت مراعات النظیر، صنعت اشتقاق، صنعت تضاد، صنعت ایہام تضاد، صنعت لف و نشر، صنعت تواتر و تقسیم، صنعت تضمین المزدوج، صنعت رد العجز علی الصدر مع التکرار، صنعت قطار البعیر، صنعت تجرید، صنعت رجع، صنعت طباق، صنعت ذوقافیتین،

صنعت حذف، صنعت نظم العو وغیرہ---

صنعتوں کے علاوہ مصنف نے شاعر نعت کے محاسن سخن کا جائزہ بھی لیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ انہیں عربی الفاظ و تراکیب کے استعمال میں بھی مہارت تامہ حاصل ہے، وہ نئی نئی ترکیبیں لاتے ہیں، صحت زبان کا خاص خیال رکھتے ہیں---اس حوالے سے مصنف نے الفاظ کی ایک فہرست بھی دی ہے، جو بالعموم خاصے پڑھے لکھے افراد بھی غلط استعمال کرتے ہیں مگر شاعر نعت بھی احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیتے---مصنف نے "شاعر نعت" کے محاسن سخن کو نہایت جامعیت کے ساتھ بیان کیا ہے، ان کے اشعار کے حسن، نئی ردیفوں، مختلف بحروں اور ردیف و قافیہ کے نئے تجربوں کا بھی تفصیلی جائزہ لیا ہے---زیر نظر کتاب میں شاعر نعت کے فکری و فنی محاسن پر جو جائزہ پیش کیا گیا ہے، اس سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ راجا صاحب نے نظم و نثر میں جو کام کیا ہے اسے کسی ایک مقالے میں سمونا ممکن نہیں، اس پر پی ایچ ڈی کے کئی تھیسز تیار ہو سکتے ہیں---

سید سلطان شاہ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کامیابی سے موضوع کو نبھایا ہے اور ایک خادم نعت کی طرف محققین کو متوجہ کرنے کا فرض کفایہ بحسن و خوبی سرانجام دیا ہے---

کمپوزنگ، کاغذ، طباعت جلد بندی ایک سے ایک اعلیٰ---قیمت ۲۰۰ روپے

ناشر: الجلیل پبلشرز، اردو بازار، لاہور

مناقب حضرت غوث اعظم ؓ

حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی ؓ کا جملہ اولیا و اقطاب میں جو مقام و مرتبہ ہے، وہ محتاج تعارف نہیں---اسی امتیازی شان کی وجہ سے خواص و عوام آپ کو غوث اعظم کے لقب سے یاد کرتے ہیں---حضور ﷺ کی اپنے اس فرزند ارجمند پر خاص نگاہ کرم ہے---بلاشبہ آپ ؓ اپنے نانا جان سید عالم ﷺ کے نائب و وارث اور مظہر اتم ہیں---اسی شان مظہریت کا اثر ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے رفعت ذکر مصطفیٰ کے صدقے آپ ؓ کے ذکر کو بھی بلند و بالا کر دیا---اس مفہوم کو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے یوں بیان کیا:

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا، ذکر ہے اونچا تیرا

آپ ؓ کے فضائل و مناقب (نظم و نثر) میں اتنا کچھ لکھا گیا ہے کہ اہل بیت اطہار کے بعد اولیاء و اقطاب میں اس قدر مناقب کسی اور کے حصے میں نہیں آئے---جملہ سلاسل طریقت کے مسلمہ اولیاء آپ کے لیے رطب اللسان رہے ہیں---جیسا کہ محترم راجا رشید محمود نے کہا ہے:

جنابِ غوث ہیں ممدوح سب اہلِ طریقت کے
اکابر اولیا نے منقبت میراں کی لکھی ہے

اللہ تعالیٰ شاعرِ نعت، محترم راجا رشید محمود کو جزائے خیر دے، جنھوں نے بارگاہِ غوثیت میں شعرائے اردو کے نذرانۂ عقیدت کو "مناقب حضرت غوث اعظم" کے نام سے مرتب کرنے کا بیڑا اٹھایا اور اپنی ذاتی لائبریری میں موجود کتب و رسائل سے ایک ضخیم مجموعہ مناقب ترتیب دے دیا۔۔۔ موصوف نے یہ مجموعہ نہایت سلیقے سے مرتب کیا ہے۔۔۔

اس مجموعے کے منظرِ عام پر آنے سے کام کی وسعت اور نئے امکانات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔۔۔ ۳۶۰ صفحات پر مشتمل یہ صرف اردو مناقب کا مجموعہ ہے۔۔۔ اس میں بھی اعلیٰ حضرت، مولانا حسن رضا خاں، مولانا ضیاء القادری وغیرہ شعراء کے طویل مناقب کے صرف منتخب اشعار شامل کیے گئے ہیں، اگر انھیں بتمامہ درج کیا جاتا تو اس کی ضخامت کہاں تک جا پہنچتی؟۔۔۔ اردو مناقب کی مزید جستجو کے علاوہ عربی، فارسی، پوربی، پنجابی اور دیگر زبانوں میں کہے گئے مناقب کو اگر جمع کیا جائے تو کئی مجلدات تیار ہو سکتے ہیں۔۔۔ بہر حال راجا صاحب کا یہ مرتبہ مجموعہ محققین کے لیے منارِ نور کی حیثیت رکھتا ہے۔۔۔ مجموعی طور پر اس میں سوا پانچ صد کے لگ بھگ مناقب شامل ہیں، ایسا لگتا ہے کہ سیدنا غوث اعظم علیہ الرحمہ کی باطنی توجہات مرتب کے شاملِ حال رہی ہیں، جیسا کہ وہ خود کہتے ہیں:

مجھ پہ کرم یہ غوثِ معظم کا کم نہیں
تدوین و انتخابِ مناقب جو کر سکا

کتاب کے آغاز میں مفصل فہرست کے علاوہ ناشرِ کتاب ڈاکٹر کرنل راجا محمد یوسف قادری کا افتتاحیہ قابلِ مطالعہ ہے، جب کہ اختتامیہ مرتبِ کتاب راجا رشید محمود نے تحریر کیا ہے، جس میں آپ نے شانِ اولیاء اور عظمتِ غوث الوریٰ کو بڑے عمدہ پیرائے میں بیان کیا ہے۔۔۔ آخر میں منقبت نگاروں کے اسماءِ گرامی بلحاظ حروفِ تہجی اور فہرست ماخذ و مراجع ہے۔۔۔ عمدہ کاغذ، اعلیٰ کمپوزنگ اور مضبوط جلد کی اس کتاب کا ہدیہ مرتب کے حسنِ ذوق کا آئینہ دار ہے۔۔۔

(ہدیہ: گیارہ مرتبہ یا غوث الاعظم شیئاً للہ)

ناشر: ڈاکٹر کرنل راجا محمد یوسف قادری، بانی شانِ میراں ویلفیئر ٹرسٹ، ۱۷۷۔ شادمان، لاہور

اس خوب صورت کتاب کی ترتیب و اشاعت پر مرتب و ناشر ہزار ہا مبارک باد کے مستحق ہیں۔

❀❀❀❀❀❀

اخبارِ نعت

سیّد ہجویر" نعت کونسل
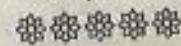
۱۔ سیّد ہجویر" نعت کونسل کے زیرِ اہتمام تیسرے سال کا نواں ماہانہ نعتیہ مشاعرہ ۴ ستمبر ۲۰۰۴ کو نمازِ مغرب کے بعد چوپال (ناصر باغ لاہور) میں صادق جمیل کی صدارت میں شروع ہوا۔ پروفیسر ضیاءالمصطفیٰ قصوری (عربی کے بہت بڑے فاضل اور بہت سی کتابوں کے مصنف) مہمانِ خصوصی اور عبدالقادر شاہ ابنِ محدث ہزاروی (حویلیاں) مہمانِ اعزاز تھے۔ محمد ابراہیم عاجز قادری نے تلاوتِ قرآن مجید کی اور محمد ثناءاللہ بٹ نے نعت خوانی کی سعادت حاصل کی۔ "سیّد ہجویر نعت کونسل" کے چیئرمین راجا رشید محمود ناظمِ مشاعرہ تھے۔ اس بار بیکس فتح گڑھی (وفات: ۳۰ ستمبر ۱۹۹۴) کا یہ مصرعِ طرح کے لیے دیا گیا تھا:

"سارے نبیوںؑ میں اونچا مقام آپ کا سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"

مشاعرے کے آخر میں محبتِ رسولِ کریم ﷺ اور نعت النبی ﷺ کے حوالے سے پروفیسر ضیاءالمصطفیٰ قصوری نے بصیرت افروز باتیں کیں۔ مہمانِ اعزاز نے بھی انھی موضوعات پر گفتگو کی۔ میزبانِ محترم ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی نے "مکتوباتِ امام ربانی" کے حوالے سے عظمتِ سرکار ﷺ اور عالمِ انسانیت پر اس کے اثرات پر فکر انگیز نکات بیان کیے۔

مشاعرے میں مصرعِ طرح پر جن شعراءِ کرام کا کلام سامنے آیا ان کے اسماءِ گرامی ہیں: صادق جمیل (صاحبِ صدارت)، علامہ محمد بشیر رزمی، رفیع الدین ذکی قریشی، پروفیسر فیض رسول فیضان (گوجرانوالا)، شہزاد مجددی، نادر جاجوی (فیصل آباد)، صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)، تنویر پھول (کراچی)، عابد اجمیری (حیدرآباد)، قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)، اکرم سحر فارانی (کاموکے)، صدیق فتحپوری (کراچی)، سعید مقصود بشیر رحمانی، سید عبدالوہاب قمر، ضیا تیر، یونس حسرت امرتسری، محمد ابراہیم عاجز قادری، حافظ محمد صادق، سید محمد استام شاہ، ایوب ذکی، طفیل اعظمی، غلام رسول ستاتی (گوجرانوالا) اور راجا رشید محمود (مدیر "نعت")

اکتوبر، نومبر، دسمبر ۲۰۰۳ میں ہونے والے نعتیہ مشاعروں میں پڑھی گئی نعتوں میں جہاں کہیں مضامین یا زبان و بیان کے اعتبار سے کوئی لفظی خامی تھی مدیر "نعت" نے مشاعرے میں اس کی نشاندہی کی اور شعراءِ محترم سے گزارش کی اس کہ اس قسم کی غلطیوں سے بچنے کی کوشش کی جائے تو کلام مزید نکھر سکتا ہے اور فصاحت و بلاغت کے حوالے سے مزید بہتر ہو جائے گا۔

بیکس فتح پوری: "سارے نبیوںؑ میں اونچا مقام آپ کا سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"

صادق جمیل: (صاحبِ صدارت)
ساری دنیا میں اک انقلاب آ گیا' جب جہاں میں ہوا ہے قیام آپ کا
آپ کی ہمسری کوئی کیسے کرے' کس طرح آپ سے کوئی آگے بڑھے
"سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا' سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"

بشیر رحمانی:
سرورِ سروراں' ہادیِ انس و جاں' رب کی نظروں میں ارفع ہیں محترم
"سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا' سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"

تنویر پھول (کراچی):
آپ نے کی امامت رسولوں کی ہے' حشر میں سب کے سب ہوں گے زیرِ لوا
"سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا' سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"

صدیق فتحپوری (کراچی):
آپ سدرہ نشیں' آپ محبوبِ رب' عرشِ اعظم پہ کندہ ہے نام آپ کا
"سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا' سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"

نادر جاجوی (فیصل آباد):
"سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا' سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"
ہر زمانے میں ہونٹوں پہ جاری رہا ذکر صلِ علیٰ صبح و شام آپ کا

عبدالوہاب قمر:
شافعِ حشر ہیں مصطفیٰ' حق کے لب پہ بھی ہے مجتبیٰ مجتبیٰ
"سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا' سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"

محمد شہزاد مجددی:
آپ کو انبیاءؑ کی قیادت ملی' آپ کو اصفیاءؑ کی سیادت ملی
"سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا' سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"

ایوب زخمی:
چاہے اسحٰقؑ ہوں' چاہے یعقوبؑ ہوں' چاہے عیسیٰؑ براہیمؑ و موسیٰ کلیمؑ
"سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا' سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"

محمد ابراہیم عاجز قادری:
لامکاں پہ ہوا ہے قیام آپ کا' اس پہ شاہد ہے آقا کلام آپ کا
"سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا' سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"

محمد ابراہیم عاجز قادری:
لامکاں پہ ہوا ہے قیام آپ کا' اس پہ شاہد ہے آقا کلام آپ کا
"سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا' سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"

صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور):
بعد رب علی اعلیٰ نام آپ کا' لوحِ عالم پہ نقش دوام آپ کا
"سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا' سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"

محمد یونس حسرت امرتسری:
خاتم الانبیاء' مرسلِ کبریا' جب گئے عرش پر تو یہ عقدہ کھلا
"سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا' سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"

اکرم سحر فارانی (کاموکے):
آپ محبوبِ حق' آپ نور الہدیٰ' رحمت دوسرا' سید المرسلیں
"سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا' سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"

ضیا نیر:
کون ہے دو جہاں میں مثیل آپ کا' پیش کوئی کرے کیا مثال آپ کا

"سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا' سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"

سعید مقصود:
آپ کے دم سے انسانیت کی بقا' آپ نے زندگی کو سلیقہ دیا
"سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا' سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"

حافظ محمد صادق:
"سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا' سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"
آپ ہیں ہر زمان و مکاں کے نبی' سب جہاں کیلئے ہے پیام آپ کا

محمد طفیل اعظمی:
"سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا' سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"
یہ تقاضا ہے عشقِ محمد ﷺ کا بس' دم بدم باوضو لیجے نام آپ کا

تین لائق احترام شاعر مصرعے کو شعر کیسے انھوں نے یوں کر دی:

قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالہ):
اے خوشا مرحبا پہ مقام آپ کا
"سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"

سید محمد اسلام شاہ:
"سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا"
سب پیاموں میں اونچا پیام آپ کا

پروفیسر فیض رسول فیضان (گوجرانوالہ):
آپ خالق کے ممدوح و محبوب ہیں
"سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"

(فیضان کی نعت "احترام آپ کا" ردیف میں تھی)

2- ۷۔ اکتوبر کو تیسرے سال کا دسواں ماہانہ نعتیہ مشاعرہ بھی چوپال (ناصر باغ لاہور) میں پروفیسر جعفر بلوچ کی صدارت میں ہوا۔ (روداد آئندہ)

3- ۴ نومبر کے مشاعرے کے لیے مصرعِ طرح ہے:
"شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا" (محمد دین تاثیر)

4- ۲ دسمبر کے مشاعرے کیلئے مصرعِ طرح ہے:
"یہ دنیا ایک صحرا ہے مدینہ باغِ جنت ہے" (حفیظ جالندھری)

5- ۲۰۰۵ کے مشاعروں کے لیے مصرع ہائے طرح ان شاء اللہ آئندہ شمارے (دسمبر ۲۰۰۲) میں چھاپ دیے جائیں گے۔

متفرقات

1- ۳۰ جون کو صبح دس بجے کی فلائیٹ سے مدیر نعت زیارت حرمین شریفین کے لیے چلے گئے۔ ۲۲ جولائی کو ان کی واپسی ہوئی۔

2- بارھویں کی ایک محفل اب ہر ماہ کسی دوست کے ہاں بھی ہونے لگی ہے۔ ۱۲ جمادی الاول شروع

ہوتے ہی ۳۰ جون کی نماز مغرب کے بعد سید ہمایوں رشید کے ہاں یہ محفل ہوئی۔ مدیر نعت اس وقت تک مکہ مکرمہ میں تھے۔

-3 ۱۲ جمادی الثانی کی محفل مدیر نعت کے ہاں ہوئی جس میں میاں محمد اسلم مدنی اور حاجی صلاح الدین نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ مدیر نعت نے ان محافل کی تاریخ اور ان کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

-4 ۱۷ اگست کو قمر ریاض حسین بسرا، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کے دفتر واقع ۹۔ فرزر روڈ میں سیدہ فاطمۃ الزہرا کی ولادت کا جشن برپا ہوا۔ بعض وکیل دوستوں نے گفتگو کی۔ مدیر نعت نے دعا کرائی۔

-5 ۱۲۔ رجب المرجب کی محفل ۲۸ اگست کو نماز مغرب کے بعد ہاشم صاحب کی پینٹ فیکٹری واقع سمن آباد میں ہوئی۔ حسب معمول خاموشی سے درود پاک پڑھا گیا۔ بعد میں رفیع الدین ذکی قریشی اور مدیر نعت نے اپنا نعتیہ کلام سنایا۔ ایک نعت خواں نے ذکی قریشی کی نعت ترنم سے سنائی۔ آخر میں مدیر نعت نے درود پاک کی اہمیت و افادیت پر گفتگو کی۔ ذکی قریشی نے دعا کرائی۔

-6 ۳۰۔ اگست کو قمر ریاض حسین بسرا ایڈووکیٹ کے گھر واقع کریم پارک میں "محفل میلاد علی المرتضیٰ" ہوئی۔ نذیر حسین نظامی، محمد ارشد قادری، کرم الٰہی اور عبدالرحمٰن نظامی نے نعتیں اور منقبتیں پڑھیں۔ مدیر نعت نے صدارت کی۔

-7 ۱۸۔ ستمبر (ہفتہ) کو عشاء کے بعد ایک روڈ پر چودھری محمد اعظم کے زیر اہتمام "محفل نور" منعقد ہوئی جس میں معروف نعت خوانوں نے کلام پڑھا۔ "محفل نور" کا بارہ صفحات کا کیلنڈر مدنی گرافکس کے پروپرائیٹر اظہر محمود (ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت") نے ڈیزائن کیا تھا۔ اس کی دیدہ زیبی اور انوکھے پن کے پیش نظر محفل کے اختتام پر اظہر محمود کو شاندار ڈیزائننگ پر خصوصی شیلڈ پیش کی گئی۔

-8 ۱۲۔ شعبان المعظم کو ماہانہ محفل درود پاک حمید احمد ہاشمی کے ہاں سمن آباد میں ہوئی جس میں سید ہمایوں رشید اور ان کے صاحبزادوں نے نعت خوانی کی۔ رفیع الدین ذکی قریشی اور راجا رشید محمود نے اپنا نعتیہ کلام سنایا۔ مدیر نعت نے "محبت رسول کریم ﷺ اور اس کے چند عقیدت مظاہر۔ درود شریف" کے موضوع پر گفتگو کی اور دعا کرائی۔ ان محفلوں میں پہلے سب دوست خاموشی سے درود پاک پڑھتے ہیں۔ پھر قصیدہ درود شریف کے چند اشعار پڑھے جاتے ہیں، پھر نعت خوانی، گفتگو اور دعا ہوتی ہے۔

-9 بارھویں کی جو محفل مسجد عکس گنبد خضرا، گلی نمبر ۹، مال روڈ میں ہوتی ہے، بارھویں کے اختتام کے قریب ہوتی ہے۔ گھروں میں محفلیں بارھویں کے شروع ہوتے ہی ہوتی ہیں۔ یعنی شعبان کی بارھویں کی گھروں والی محفل ۲۷ ستمبر کو نماز مغرب کے بعد اور مسجد والی محفل ۲۸ ستمبر کو نماز عصر کے بعد ہوئی۔

-10 ۱۱۔ اکتوبر کو مدیر نعت پھر زیارت حرمین شریفین کے لیے چلے گئے ہیں۔

☆☆☆☆☆

Monthly "Naat" Lahore
LRL 157

تحقیق تحریر: ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ

(ایم اے اردو، ایم اے علوم اسلامیہ، ایم اے تاریخ
پی ایچ ڈی۔ استاد گورنمنٹ کالج لاہور)

★ نعت کے حوالے سے شاعرِ نعت راجا رشید محمود کا کام مختلف جہتوں سے وقیع ہے لیکن ان کے پہلے 18 اردو مجموعہ ہائے نعت کا علمی و تحقیقی جائزہ نامور محقق ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ نے کیا ہے۔

★ انھوں نے "مضامین و موضوعات" کے حوالے سے ۳۶ اور "زبان و بیان" کے لحاظ سے ۴۹ عنوانات کے تحت شاعرِ نعت کے فکر و فن پر قلم اُٹھایا ہے۔ کتاب تحقیق و تفحص کا شاہکار ہے۔

★ جاذبِ نظر سرورق، مضبوط جلد، سفید کاغذ اور دیدہ زیب طباعت کے ساتھ 536 صفحات کی اس کتاب کی قیمت صرف 200 روپے ہے۔

الجلیل پبلشرز۔ اردو بازار لاہور